عنوان مقالہ: بیسویں صدی میں علم حدیث کے ارتقا میں اردو زبان کا حصہ

مقالہ نگار: **فرزانہ** ریسرچ اسکالر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی

زیر نگرانی: **پروفیسر محمد اسحٰق** صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی

اردو زبان کی یہ خوش بختی ہے کہ عربی و فارسی کے بعد اسلامی تعلیمات کا سب سے بڑا ذخیرہ اردو زبان میں ہی پایا جاتا ہے، مغل سلطنت کے زوال کے ساتھ فارسی زبان کا بھی زوال ہوا اور اردو زبان نے اپنے قدم جمانے شروع کیے، یہ بات درست ہے کہ عربی زبان کے بعد اسلامی کتابوں کا دوسرا بڑا ذخیرہ فارسی میں ہوا کرتا تھا؛ مگر ''تحریک تصنیف وتالیف'' اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ اب اردو زبان کا دامن بہت وسیع اور کشادہ ہو چلا ہے اور فارسی کے کتب خانوں سے بہتر ہے؛ اس لیے بیسویں صدی میں علم حدیث کے تعلق سے اردو زبان میں جو کام انجام پایا ہے، پیش نظر مقالہ میں اسے ہی یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے؛ کیوں کہ بیسویں صدی کے علمائے کرام کا تصنیفی ذخیرہ ہی اردو میں علم حدیث کی ارتقائی صورت ہے۔

یہ مقالہ چار ابواب اور ایک ضمیمے پر مشتمل ہے، جن کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

باب اول: حدیث: معنی ومفہوم، اہمیت اور تاریخ تدوین

مذکورہ باب میں حدیث کی اہمیت، حدیث وسنت میں فرق، حدیث قرآن کی شارح ہے، سنت اور اس کی اہمیت جیسے موضوعات کو پیش کیا گیا ہے۔ساتھ ہی حدیث کی تدوین کو عہد بہ عہد (مثلا عہد نبوی، خلفائے راشدین کا دور، تابعین اور تبع تابعین کا دور) پیش کیا گیا ہے۔اس باب میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ علم حدیث کن مراحل سے گزرتا ہوا آگے کی نسلوں تک منتقل ہوا اور کیسے ضبط تحریر میں لایا گیا۔

باب دوم: علم حدیث ہندوستان میں

مذکورہ باب میں ہندوستان میں علم حدیث کی آمد اور محدثین کی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ان میں عرب سے آنے والے وہ تاجر بھی شامل ہیں، جنھوں نے ہندوستان میں حدیث کی خدمات انجام دیں۔اس باب میں ابتدائے اسلام سے لے کر انیسویں صدی تک چند معروف محدثین اور ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔

باب سوم: بیسویں صدی-اردو میں علم حدیث کا عہد زریں

مذکورہ باب تین فصلوں پر مشتمل ہے، فصل اول اسلامی علوم اور اردو زبان کے تعلق سے ہے؛ کیوں کہ علم حدیث علوم اسلامی کی ایک صنف ہے اور اردو زبان میں علم حدیث پر کیا گیا کام ہی اس مقالے کا عنوان ہے؛ اس لیے اس فصل میں اسلامی علوم اور اردو زبان سے متعلق مواد پیش کیا گیا ہے۔فصل دوم میں اردو تراجم کی ابتدا اور ارتقا کا مختصر اجائزہ لیا گیا ہے۔صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث کے اردو تراجم کے آغاز اور تسلسل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ساتھ ہی کتب حدیث کی اردو شروحات اور منتخب احادیث کے مجموعوں کی فہرست بھی دی گئی ہے۔فصل سوم میں حجیت حدیث، تدوین حدیث، علوم حدیث، تاریخ حدیث، کتب مجموعہ احادیث، خدمات محدثین اور ان کے سوانحی خاکوں وتذکروں سے متعلق اردو کتابوں کی فہرست پیش کی گئی ہے۔

باب چہارم: بیسویں صدی میں علم حدیث میں برصغیر کی اردو خدمات

مذکورہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے۔ فصل اول میں بیسویں صدی میں اردو زبان میں علم حدیث پر کام کرنے والی معروف شخصیات اور ان کی خدمات حدیث کا ذکر کیا گیا ہے۔ فصل دوم علم حدیث کی ترویج و اشاعت میں مدارس اور اداروں کے کردار سے متعلق ہے؛ چوں کہ علم حدیث کا مدارس کے ساتھ گہرا تعلق رہا ہے اور ان دینی مدارس کا ذریعہ تعلیم ہمیشہ سے اردو زبان ہی رہی ہے؛ اس لیے اس فصل میں ہندستان کے چند مشہور مدارس مثلا دار العلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارن پور، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، جامعہ سلفیہ بنارس، جامعہ اسلامیہ اعظم گڑھ، جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل اور دار السلام عمر آباد وغیرہ کی تصنیفی وتدریسی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ساتھ ہی چند مشہور اداروں مثلا مطبع نول کشور لکھنؤ، دار المصنفین اعظم گڑھ، ندوۃ المصنفین دہلی، ادارہ دار الدعوۃ، دہلی، المعہد العالی حیدر آباد وغیرہ کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ کیوں کہ ان اداروں سے براہ راست یا بالواسطہ طور پر علم حدیث سے متعلق کتابوں کے تراجم، ایڈیٹنگ اور طباعت کا کام انجام پایا ہے، جن کی وجہ سے علم حدیث کے فروغ میں مدد ملی ہے۔

ضمیمہ:

مقالے کا ضمیمہ ''انکار حدیث اور اس کے رد'' سے متعلق ہے۔ علمائے برصغیر نے انکار حدیث کے رد میں وسیع پیمانے پر کام کیا ہے، جس میں کتابوں کے ساتھ ساتھ بے شمار مقالات بھی شامل ہیں۔ بیسویں صدی میں انکار حدیث کے سبب مثبت اور منفی دونوں سلسلے کی بہت سی کتابیں اردو میں تصنیف کی گئیں، جو انکار حدیث کے مثبت نتیجے کے طور پر اردو میں علم حدیث کے ذخیرہ کو وسیع کرنے کا سبب بنیں۔ علمائے برصغیر کی یہ شان دار خدمات اسلامی لٹریچر میں قابل قدر اضافہ ہیں؛ اس لیے ضروری تھا کہ اس صنف کو بھی مقالہ میں شامل کیا جائے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اردو زبان میں علم حدیث سے متعلق تصنیف و تالیف کی تاریخ زیادہ قدیم نہیں؛ کیوں کہ اردو زبان دوسری زبانوں کے مقابلے میں بہت دیر سے وجود پذیر ہوئی ہے؛ مگر اس مختصر مدت میں بھی حدیث نبوی کی خدمات میں اردو نے اپنا ممتاز اور قابل رشک مقام بنا لیا ہے۔ بیسویں صدی کے اوائل تک علم حدیث سے متعلق اردو کتب کا معیار بہت سطحی تھا، البتہ اس کے بعد متعدد اہل قلم نے اردو زبان میں علمی و تحقیقی فکر و نظر سے علم حدیث میں وہ لازوال خدمات انجام دیں، جن کا شمار نادرہ روزگار تحریروں ہوتا ہے اور جن کی بدولت علمائے کرام نے حدیث نبوی کے اردو ذخیرے کو حدیث نبوی کے عربی ذخیرے کے ہم پلہ بنا دیا ہے۔